مظہرالاسلام کے افسانوں میں قومی سرگزشت

داوت شاہباز
شعبۂ اردو، انقرہ یونیورسٹی، انقرہ، ترکی

Abstract

Mazhar ul Islam is a Pakistanipost-modern short story writer that his literary works created an uniqe style in Urdu literature. He picks up his subjects fromfolklore and the life of common people around him. Mazhar ul Islam transfers the real historical and national events of his time tothereadersin a symbolist manner.

مظہرالاسلام ہمارے دور کے ایک منفرد اور بلند پایہ افسانہ نگار ہیں۔اردو ادب کے بہت سے نقادوں کے نزدیک وہ نہ صرف ایک ناول اور افسانہ نگار ہیں بلکہ وہ ایک researcher,playwright,folklorist, scriptproducer, بھی ہیں۔مظہرالاسلام کے افسانے سیاست،تہذیب اور معاشرتی تصادم کا عکس ہونے کیا ظہار کا بہترین نمونہ ہیں۔مظہرالاسلام صرف آپ کا،آپ کے ملک کا آپ کے عہد کا ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت افسانہ نگار ہے۔

وہ ۱۴ اگست ۱۹۴۹ کو پاکستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں پیروال میں پیدا ہوئے۔انھوں نے ابتدائی تعلیم وزیرآباد میں مشن ہائی اسکول سے حاصل کی۔اپنے والد کے مرنے کے بعد مظہرالاسلام اسلام آباد منتقل ہو گئے اور انھوں نے وہاں اردو ادبیات میں ایم۔اے کیا۔کچھ عرصہ ٹی وی،وزارت تعلیم اور ریڈیو سے وابستہ رہنے کے بعد مظہرالاسلام نیلوک ورثہ اور اکادمی ادبیات پاکستان میں ملازمت کر لی۔مظہرالاسلام کے افسانے انگریزی،ترکی،چینی،جرمن،جاپانی،فارسی،ہندی اور اطالوی زبانوں میں ترجمہ ہو چکے ہیں۔ان کے زمانے میں پاکستان میں سیاسی،سماجی اور معاشی اس طرح کے بہت اہم واقعات ہوئے۔اور ان واقعات نے ادب کو زیادہ متاثر کیا۔مظہرالاسلام نے انھی حالات میں ان کے افسانے لکھے اور مصنفین آزادانہ طور پر اپنے کام پیش نہیں کر سکتے تھے۔اس وقت مظہرالاسلام نے اپنی کہانیوں کا مواد اپنے اردگرد کی حقیقی زندگی سے لیا ہے۔

بقول فتح محمد ملک:

> ''مظہر کی شخصیت اور فن کے بھی دو دروازے ہیں۔ایک باہر کی طرف کھلتا ہے جس سے جھانک کر میں نے مظہر کے سیاسی شعور،اجتماعی احساس اور اجتماعی قومی وابستگی کے منظر دیکھنے کی کوشش کی ہے۔اور دوسرا اندر کی طرف کھلتا ہے اور صوفیانہ طرز احساس کے سرسبز و شاداب زمینوں کی سیر

کی دعوت دیتا ہے۔'' ۱

مظہر الاسلام کے چار افسانوی مجموعے ہمارے سامنے ہیں۔ان میں گھوڑوں کے شہر میں اکیلا آدمی،گڑیا کی آنکھ سے شہر کو دیکھو، باتوں کی بارش میں بھیگتی لڑکی اور خط میں پوسٹ کی ہوئی دوپہر شامل ہیں۔

موضوع کے انتخاب کو دیکھیں تو مظہر الاسلام کے افسانے پاکستان کی قومی سرگزشت کی جانب اشارہ کرتے ہیں۔ وہ اپنے افسانوں میں معاشرتی اور سماجی موضوعات کو بڑی ہی خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں. وہ پاکستانی معاشرے کے بیمار اور جان بلب ہونے کا احساس دلاتے ہیں۔اُن کے افسانے سماجی بحران کی بھی جانب اشارہ کرتے ہیں۔سماجی و معاشرتی مسائل کے علاوہ مظہر الاسلام نے سیاسی نوعیت کے بھی عمدہ افسانے لکھے ہیں۔ اپنے سیاسی شعور اور معاشرتی احساس کو مظہر الاسلام نے حیرت انگیز فنی حسن اور کمال تکنیکی مہارت کے ساتھ گھوڑوں کے شہر میں اکیلا آدمی، بارہ ماہ، اور اناللہِ وانا الیہ راجعون مین پیش کیا ہے۔

ان کی کہانیوں میں ہماری عذاب ناک صورتحال کی معنی خیز اور اثر انگیز مصوری ملتی ہے۔

مظہر الاسلام کا افسانوی مجموعہ گڑیا کی آنکھ سے شہر کو دیکھو ۱۹۸۸ء میں شائع ہوا۔ مارشل لا کے دور میں چھپنے والے اسی مجموعے کا ایک اہم افسانہ قبرستان کے کنارے تھوڑی سی زندگی ہے جس میں دو دوست محبت کرتے ہیں:

> "ہم بہت زیاہ ظالم ہو گئے ہیں۔ ہمارا ضمیر مر گیا ہے۔ غیرت نہیں رہی۔ بکاؤ مال زیادہ ہے۔ خوشامدی ٹولہ ہماری رگوں میں زہر پھیلا رہا ہے۔ہم جہالت کی دُھند میں گھر گئے ہیں۔ ہمارے اندر سچائی کی طلب مر گئی ہے۔اور اگر کوئی ایک سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے خلاف قرار دادیں پاس کی جاتی ہیں۔ اور اس کا جینا حرام کر دیا جاتا ہے،ہمیں ایک بہتر سیاسی نظام کی ضرورت ہے تا کہ ہر کوئی سکھ کا سانس لے سکے......وہ یہ بات کر ہی رہا تھا کہ کیفے کا مالک ان کے پاس آیا اور اُنہیں دیوار پر لگے بورڈ کی جانب متوجہ کرتے ہوئے بولا: وہ بورڈ پڑھا ہے آپ کا ......میں اس بورڈ کے بارے میں کہہ رہا ہوں۔۔دونوں نے پھر دیوار پر لگے بورڈ کی طرف دیکھا:
>
> کیفے میں سیاسی گفتگو کرنا منع ہے......'' ۲

مظہر الاسلام کا ایک اور اہم افسانوی مجموعہ باتوں کی بارش میں بھیگتی ہوئی لڑکی ہے جو ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا۔اس میں شامل افسانے بھی مارشل لا کے دور میں لکھے گئے۔ بقول ڈاکٹر اے بی اشرف:

> "اِس دور میں جس طرح جھوٹ، منافقت، ریاکاری، قتل و غارت، جمہوریت کشی، ڈرگ مافیا اور کلاشنکوف کلچر کی بدولت معصوم جذبوں کی پامالی اور موت کی ارزانی عام ہوئی، ان سب کا عکس اس

مجموعے کی کہانیوں میں ملتا ہے" ۳

جب مظہر الاسلام اس دور میں قومی حالات کے بارے میں لکھتے تو وہ اپنے افسانوں میں علامتی اسلوب استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ اس زمانے کے حالات اس بات کے متقاضی تھے کہ بات ڈھکے چھپے انداز میں کہی جائے۔اس عہد کے تقریبا" تمام فن کاروں نے علائم کے سہارے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔۔۔

باتوں کی بارش میں بھیگتی لڑکی میں شامل ایک افسانے شہر پناہ میں مظہر الاسلام سماجی حالت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "میرے شہر کے لوگوں کے چہرے کھلی کتاب کی طرح تھے۔ان کا ایک ایک لفظ صاف پڑھا جاتا تھا۔میرے شہر میں دوائیوں کی دکانیں بہت کم تھیں اور معالج مریضوں کو دیکھنے کے بجائے سارا دن مکھیاں مارتے رہتے تھے۔اس شہر میں مکھیاں نہ ہونے کے برابر تھی.....لوگوں کے دل اجاڑ نہیں تھے،اداسی اور تنہائی کا موسم بہت کم وقت کے لیے آتا تھا۔بارشوں کے دنوں میں لوگ بچھڑ نے کے بجائے مل جاتے تھے......میرے شہر میں بچوں کی کتابوں اور بستوں سے روشنی آتی تھی۔ میرے شہر میں اقتدار کی بھوک نہیں تھی،خوف نہیں تھا، رعب۔ دھونس اور دھاندلی نہیں تھی۔ میرے شہر میں عمارتیں انسانوں کی طرح سانس لیتی تھیں۔میرے شہر میں محبت، دوستی، درگزر، بھائی چارے اور نیکی کا نظام تھا۔طاقت سید وسروں کو زیر نہ کرنے کا نظام۔ایک دوسرے کی رائے سننے اور اسے اہمیت دینے کا نظام۔۔اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانے کا نظام" ۴

مظہر الاسلام کا افسانوی مجموعہ گھوڑوں کے شہر میں اکیلا آدمی ۱۹۸۲ء میں شائع ہوا۔مارشل لا کے دور میں چھپنے والے اس مجموعے میں بھی، اس دور میں رہنے والے لوگوں کی محرومیاں، مایوسیاں، تنہائیاں، دُکھ اور کرب و اضطراب شامل ہیں۔اسی مجموعہ میں مارشل لاء کے دور کی تصویر کرنے کے لیے لکھے ہوے افسانہ، کندھے پر کبوتر کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔یہ افسانہ ۱۹۷۷ء کے مارشل لا کے احتجاج میں لکھا گیا تھا۔

مظہر الاسلام ایک حقیقت پسند اور حقیقت نگار کہانی کار بھی ہے۔مظہر الاسلام اپنے افسانوں کو زندگی کے حقیقی واقعوں سے آراستہ کرتے ہیں۔

> "نہیں۔ہم اکیلے جائیں گے۔ مین کسی خطرے کے پیش نظر یہ نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ کیا پتہ وہ تمہاری قبر کھودنے اور تمہاری میت کے ساتھ قبرستان جانے کا معاوضہ طلب کرے۔اس کی تربیت جس ماحول میں ہوئی ہے وہاں ہر بات کاروباری نقطہ نظر سے دیکھی جاتی ہے۔وہ تم سے کیا محبت کرے گا وہ تو یک طرفہ محبت کا قائل ہے۔وہ تو موت کے بعد کی زندگی پر یقین نہیں

رکھتا۔کیا پتہ اسے جب تمہاری موت کا علم ہوتو وہ تم سے دوستی کا رشتہ ہی توڑ لے کیونکہ وہ تو زندگی پر یقین رکھتا ہے اور موت سے پہلے پہلے اس زندگی سے پورا پورا مزہ اور فائدہ اٹھالینا چاہتا ہے۔ تم ٹھیک کہتے ہو وہ واقعی ہر بات میں فائدہ تلاش کرتا ہے۔وہ صرف اپنی غرض کا خیال رکھتا ہے۔ وہ ایک انتہائی سخت دل آدمی ہے۔اس مین اس کا کوئی قصور نہیں اس کی تربیت میں یہ بات شامل ہے کہ دنیا کے ہر رشتے کی بنیاد غرض پر ہوتی ہے۔وہ کسی کے لیے قربانی دینا گناہ سمجھتا ہے"۔۵

مظہرالاسلام افسانہ کہانی میں لکھتے ہیں:

" کہانی سوچ میں ڈوبی ہوئی آنکھ ہے، کہانی کچھ دیر پہلے روئی ہوئی عورت ہے......کہانی دلہن کا عروسی جوڑا ہے، کہانی بتی والا چوک ہے، کہانی بوڑھا فقیر ہے، کہانی کرداروں کی ماں ہے، کہانی بیمار عہد کی گواہی ہے......کہانی شام پڑے کھیت سے لوٹتے ہوئے ہاری کے پاؤں سے بندھی تھکن ہے......کہانی دُکھ کی رات ہے......کہانی سیاہ دور کی چیخ ہے، کہانی خواہشوں کے گلاب موسم کا خواب ہے......کہانی ڈار سے بچھڑی ہوئی کونج ہے......کہانی تم ہو، کہانی میں ہوں"۔ ۶

نتیجے کے طور پر مظہرالاسلام نے پاکستان کے سماجی پہلو کے تناظر میں اپنے ادبی فن پاروں کو ترتیب دیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ ان کی کہانیاں ان کی نفیس اور خوبصورت سوچ کا عکس ہیں۔مظہرالاسلام کی کہانیوں کا مطالعہ کرنے سے ان کے بعض اوقات رومانوی مزاج بعض اوقات حقیقت پسند اور بعض اوقات رومانوی حقیقت پسند ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔مظہرالاسلام نے اپنے اس انوکھے انداز سے نہ صرف اپنے قارئین کے سماجی مسائل کو اجاگر کیا ہے۔اِس کے پیشِ نظر مظہرالاسلام اردو ادبیات کے جدید ترین تحریر نگاروں میں صف اول کے کہانی نگار ہیں۔ادبی میداں میں پیدا ہونے والے خلا کو مظہرالاسلام نے اپنی تخلیقی تحریروں سے پُر کیا ہے۔

حواشی:

۱۔ ملک، فتح محمد، مظہرالاسلام کی افسانہ نگاری، آتشِ رفتہ کا سراغ (اسلام آباد:نیشنل بک فاؤنڈیشن،۲۰۱۳ء)ص:۲۶۷
۲۔ مظہرالاسلام، گڑیا کی آنکھ سے شہر کو دیکھو، (اسلام آباد:لیوبکس،۲۰۱۲ء)ص:۱۱۰۔۱۰۹
۳۔ اشرف، اے۔بی، شاعروں اور افسانہ نگاروں کا مطالعہ، (لاہور:سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء)ص:۴۵۰
۴۔ مظہرالاسلام، باتوں کی بارش میں بھیگتی لڑکی (اسلام آباد:لیوبکس،۲۰۱۲ء)ص:۱۰۴۔۱۰۱

۵۔ مظہرالاسلام، خط میں پوسٹ کی ہوئی دوپہر ،(اسلام آباد: لیوبکس،۲۰۱۲ء)ص:۴۵۔۴۴
۶۔ مظہرالاسلام، گھوڑوں کے شہر میں اکیلا آدمی،(اسلام آباد: لیوبکس،۲۰۱۲ء)،ص۱۴۔۱۱

مآخذ:

۱۔ اشرف،اے۔بی،شاعروں اور افسانہ نگاروں کا مطالعہ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۹ء
۲۔ مظہرالاسلام، خط میں پوسٹ کی ہوئی دوپہر ،اسلام آباد: لیوبکس،۲۱۰۲ء
۳۔ مظہرالاسلام،باتوں کی بارش میں بھیگتی لڑکی ،اسلام آباد: لیوبکس،۲۱۰۲ء
۴۔ مظہرالاسلام، گڑیا کی آنکھ سے شہر کو دیکھو، اسلام آباد: لیوبکس،۲۱۰۲ء
۵۔ مظہرالاسلام، گھوڑوں کے شہر میں اکیلا آدمی ،اسلام آباد: لیوبکس،۲۱۰۲ء
۶۔ ملک، فتح محمد، مظہرالاسالام کی افسانہ نگاری، آتشِ رفتہ کا سراغ ،اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن،۲۰۱۳ء

☆☆☆